١٢٩٩

الحمد للہ کہ یہہ رسالہ طرد الطغوی نام کہ وہی اوسکی تاریخ بھی ظاہر کرنیوالا نادانیونکا مولوی

محمد تقی کی کہ فصل الخطاب کی جواب ناصواب مین بسبب بیعلمی و بیدیانتی

کی اوسی سرزد ہوئی ہین مطبع محبوبی مین باہتمام

سید محبوب علی

کی منطبع

ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین

الحمد للہ الذی ہدانی الی سواء السبیل واخرجنی من ظلمات اتباع مبتدعات اسمعیل والصلوۃ
والسلام علی سید المرسلین شفیع المذنبین بالیقین محمد و آلہ اجمعین بعد حمد و صلوۃ کے جاننا
چاہیے کہ مسکین معین الدین مولوی اسمعیل کے متبعین و معتقدین سے تہا جب اقوال و مقال اہل
فضل و کمال اونکی حال و اقوال مین گوش زد ہوا ایک طرح کا وہم پیدا ہوا پہر جب یکہا اور سنا کہ حضرت
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کی عزیزون نے مثل مولوی محمد مخصوص اللہ صاحب اور مولوی
محمد موسی صاحب مرحوم اخلاف حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ کی اور شاگردان رشید
نے مثل مولوی محمد رشید الدین خان صاحب مرحوم وغیرہ نے بہی مولوی اسمعیل کے نئی نکالی ہوئے طریقہ
کو بہت برا سمجہا اور مخالف حق کے اور خلاف صالح اہلسنت کی اور مفارق جماعت کے اور خلاف
سواد اعظم کی اور مخالف انکی خاندان عالیشان کے کہا اور اونکی رد مین
جناب ہدایت مآب مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی جزاہ اللہ خیرا نے تقویۃ الایمان کی مبحث شفاعت میں تحریر کین

بیرد لکھا کہ اوسکا نام ہی تحقیق الفتوی فی رد اہل الطغوی اور اوسمین مولوی اسمعیل کے
اونکی روبرو تکفیر کے اور بمہر و دستخط اکثر علماء شاہجہان آباد کی کہ انتساب رکھتے تھے اوس
خانوادے سے عزین ہوا مولوی محمد مخصوص اللہ صاحب نے تقویۃ الایمان کا رد لکھا اور اوسکا نام رکھا
معید الایمان مولوی مفتی محمد صدر الدین خان صاحب نے انتصار فی مسئلہ شد رحال میں عقیدہ اسمعیلیہ کا رد لکھا
کہ اوسکا نام ہی منتہی المقال اور اوسمین اس زمانہ والون پر اس خصوص مین بڑی ملامت کی
اور اضلال و ضلال کے نسبت کی اسیطرح بہت لوگون نے مولوی اسمعیل کے مذہب کے رد و ابطال
مین فتوی رسالے لکھی یہہ حال سنکر حقیت اسمعیلیت مین شک پیدا ہوا او سوقت تک چند کہ اتفاق
ان رسایل کے دیکھنے کا نہین ہوا مگر یہہ سب حال چونکہ بروایت ثقات سنا تھا محل تردد تہا آخر کار
جب تصحیح المسایل اور لوارق وغیرہ رسایل کا اشتہار و انتشار ہوا اور نزاع و خلاف نے بڑا
ظہور پایا وہ رسایل عاجز کی نگاہ سے بہی گذری اور شک کہ پہلے سے پیدا ہوا تہا زور پکڑا
یہان تک کہ ایک شخص سے مباحثہ و مناظرہ پیش آیا اور جواب سے عاجز ہو کر اکابر اسمعیلیہ سے
بتقریر و تحریر استفسار شروع کیا کسیسے جواب شافی نہ پایا مولوی محمد تقی صاحب سے بارہ سوال
کئی تہی اونہون نے سوای غصہ اور کلام خارج مبحث کی کچہہ جواب نہ دیا اور بعد اوسکی ایک رسالہ
نشر نام شایع کیا اوسکی دیکہنی سی اطمینان کلی ہو گیا اسمعیلیہ کے گمراہی اور بد مذہبی کا
ان صاحبونکو نہ خوف خدا ہی نہ خلق سی شرم و حیا مدار انکی مذہب کا کذب و افترا ہی اور
تلبیس و تحریف و تصرف اللہ تعالی نی انکی دلونپر ایسی مہر کی ہی کہ حق بات کیسی ہے
ظاہر اور کہلی ہوئی ہو انکی سمجھہ مین نہین آتی اور انکی زبان و قلم سی وہ کلام نکلتی ہی
کہ ہر عاقل ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہی نشر سراپا ہی نشر سی ظاہر ہی کہ ناشر نے بڑا

کامل ہی بیدینی و بیدیانتی و بیعلمی و بیتمیزی مین اور یہہ چارون کمال ظاہر ہین ایک مقال
سے کہ اصرار کبیرہ کی کفر کا دعوی کیا اور لکہا قال فی شرح العقاید استحلال المعصیۃ اذا
ثبت بدلیل قطعی کفر و اصرارہ کفر انتہی ملخصاً بیدینی ظاہر ہے ادعاء کفر سی تحفہ اثنا عشریہ
کی باب مکاید سی جواب کید نود و یکم مین لکہا ہی و لہذا در احادیث از لعن و بد گفتن صحابی کہ
نعیمان نام داشت و بر شرب خمر اصرار میکرد زجر واقع شدہ و ارشاد فرمودہ اند کہ انہ یحب اللہ و
رسولہ اور ابن ہمام فی مسایرہ مین لکہا ہی و یجوز العفو عمن بات مصرا علی الکبائر للشفاعۃ النبی اور بیہا
اور بیدیانتی شرح عقاید کی عبارتین و اصرارہ کفر کی بڑہا دینی سی کہ یہہ فقرہ شرح عقاید مین نہین ہے
اور بیعلمی سے ملخصاً لکہنے سی کہ ایک جملہ بڑہا دینی کو تلخیص نہین کہتے علاوہ
اوسکی استحلال المعصیۃ مین معصیۃ عام ہے صغیرہ و کبیرہ کو جیسا کہ شرح عقاید مین مصرح ہے
اسصورت مین لازم ہوا کہ اصرار صغیرہ بہی کفر ہو۔ عجب ہے کہ انکو بیتمیز جانا ہی یہہ شعور اور
فصل الخطاب کا جواب اور بیتمیزی ظاہر ہی اقتدا کرنے سے ایسی مشہور کتاب پر کہ ہر مبتدی
اوسکو پڑہتا ہی اور برکت تعدادون ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس قسم کے تصرفات اور بہت سے
ہین کہ کچہہ اونمین سے آگی آتی ہین یہہ شخص کچہہ عجب جہل مرکب مین گرفتار ہی وانی حال مولوی
نذیر حسین وغیرہ کہ ایسی بیعقل و بیدین کو اپنا مقتدا اور مستند سمجھکر اوسی خواہش کے
تحریر جواب کے الحاصل جس شخص کا کمال بیعلمی اس مرتبہ مین ہو اور جہل مرکب ہے ویسا ہی
کامل اوس سے کلام کرنا بیفایدہ ہی قوۃ منفعلہ تمام اس طایفہ سی منسلخ ہی اتخذوا اسمعیل
و اسحق اربابا من دون اللہ مگر واسطی اطلاع طالبین حق کے جستہ جستہ حال اس شخص
کی نادانیونکا لکہا جاتا ہے ایک شخص صاحب لشکر کا کہ لی ادبون لی برعکس نام رکہا اوسکا

اور بنایا اوسکو فصل الخطاب کا مجیب اس ترکیب غریب مین یہ بلیغی کہ خطبہ مین لکھا و فازوا
بمراتب الشہداء التی نزلت فی حقہم لا تحسبن الذین الآیہ اسقدر تمیز نہین کہ التی کسکی صفت ہے
اور فی حقہم کے ضمیر کسکے طرف عاید ہے جو تنبیہ سوین صفحہ پر ہے الی آخر ما قال المعترضین
قال کلفاعل معترضین اس قسم کی سفاکیان اس رسالہ مین فوج فوج ہین تفصیل مین تطویل اور
واسطے اظہار مبلغ قابلیت کی اسیقدر مین کفایت ہے اب استفسارات کا حال دیکھو پہلا
استفسار خوردہ گیری عیب جینے سے ہے موضوع بحث صرف مولوی اسمعیل و اسمعیلیہ ہین
انکو لکا نام ملانا محض واسطے تلبیس کے ہے فصل الخطاب مین صاف لکھا ہے کہ تقویۃ الایمان کی رو سے
مولوی اسمعیل کے استادون سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر و شرک سے نہین بچا انتہی اور سبب اس
استفسار بیکار کا یہہ ہے کہ فصل الخطاب کو اگرچہ ہندی زبان ہے یہہ شخص ہرگز نہین سمجہا اور نہ
محتاج اس استفسار کا ہوتا دوسری ورق پر موجود ہے کہ حافظ احمد علی حسن صاحب کا جواب یا کہ
کہ کسیکی عیب جینی مجہہ سے نہین ہو سکتی موجب کہا گیا کہ اظہار حق اور تفضیح عقاید فاسدہ عوام اور ہدایت انام
اسمین کچہہ قباحت نہین بلکہ ضروری ہے انبیا علیہم السلام کی عیب جینیان آپکو گوارا ہین اور اظہار حق ناگوار
آنکہ عالی خاندان و شہرہ آفاق و صاحب تصانیف و کثیر التلامذہ ہونا مستلزم اسکا نہین ہے کہ اگر ایسے شخص
کی کلام مین کوئی امر خلاف حق باعث اضلال انام و عقیدہ عوام ہو اوسکو رد کیجئے یہ مستلزم اسکا کہ اوسکو ناحق کہنے والا
رافضی ہو جاتا ماطلاً ذی طریق مسلمین سمجہے ہے بیشک اس شخص نے نہین سنا انظر الی ما قال لا الی من قال در بیان
پر نشان علو خاندان اور نسبت تلمذ سجدان اور حمیت مولوی فاضل غیر وطنی سے مرد میدان و اشکال آن کہ سر آ
نہ بیان ہے درمیان مین لانا دوسری استفسار کا سبب نہ سمجہنا ہے فصل الخطاب کا کہ اجمالاً دفع اس وہم کا
اوسمین موجود اور خبری بخبری کی بات نہیہ ہے کہ ہدیۃ اشاعت سے قبل اشاعت شرکی لکھا اور تفصیلاً

ان اوہام کا دفع اوسمین موجود باوجود ہسکی استفسار اہل حیا کا کام نہین ہی فصل الخطاب مین موجود
کہ برخلاف سواد اعظم نجدیہ کوئی آیت حدیث غلط فہمی معنی مرادی یا کسیکا قول مشتبہ نقل کرکر کیون سے
ہوئی لکی تھی انتہی ملخصاً اور ردیہ اثناعشریہ مین تفصیل موجود ہی تمہید مین لکھا ہی کہ مسایل اعتقادیہ
اصولیہ مین حق معین اور مقابل اوسکا باطل اور اجتہاد کو گنجایش نہین بخلاف فروع عملیہ غیر اجماعی
کی کہ اجتہاد کو وہان مساغ ہی الخ یہہ مطلب اکثر کتب عقاید مین موجود ابن ہمام نے مسایرہ مین بہی
لکھا ہی امر جو تھی سواد اعظم مین سے کہ مدار مذہب کا جماعت پر ہی نہ اقوال شاذہ پر تتبیع قول شاذ و نادر اگرچہ صحیح
ہو ضلالت و بتدیع ہی اور مولوی اسمعیل سے کہ جسکے غلو محبت مین اس شخص نے دین حق کو برباد کیا ہی منقول
ہی تقلید اصحاب و تابعین و تبع تابعین برحق در امور یکہ از بعضی ایشان بطریق ندرت صادر شدہ و بحد
رواج و تعامل بلا نکیر نرسیدہ و دلیل کتاب و سنت و قیاس صحیح منقول از مجتہدین بران قایم نگردیدہ الی
ان قال ہمہ از بدعات حقیقیہ است الخ اور مسے مقام مین مرقوم کہ اسمعیلیہ کو اس قاعدہ مین چلنی کلام نہین ہے اونکا
کہ امام بہی اسکے معترض کے اس باب مین موافق ہے اگرچہ یہ اشال مین تخلیط اور افراط و تفریط کی ہی
اور شاہ ولی اللہ صاحب سے نقل کیا ہہہ قاعدہ و نستیم کہ قول جماعت صحیح بود و قصہ ابن عباس سن یا
خطار المعذور الی ان قال یا در رد آخر ہمی و در کتابی نمودی بطریق تعجب آوردہ با شنیدم کہ فلان چنین
گفت و فلان چنین نوشت در وقت اشکال یک جانب اصابت بود و یک جانب خطار المعذور چون پردہ از
روی کار بردا شتہ و حق مثل فلق الصبح پدید ارشد مجال اختلاف نماند بر کہ الحال یمیناً و شمالاً افتد زبون
است او رامی باید بقتل رسانید غرض بعد دیکہنی یہ اثناعشریہ اور اطلاع کے اوسکی تفصیل پر کہنا کہ ما
ہو جوابکم عن ہذہ الکبراء فی ہذا الاختلاف فہو جوابنا عن الشہید المرحوم اور اسپر جوش و خروش
کرنا کمال جہالت و زندقہ و سفاہت سے نہیں استفسار کہ مقصود تغافل ہی اگر تکفیر ہی خلاف ہے

اہلسنت کی اور اگر تفسیق ہے تو احکام مترتبہ منع اقتدا و صلوۃ و مناکحت وغیرہ کی امارات تکفیر سے کیا ہین
یہہ استفسار بھی بیجا ہی کیونکہ ان تفسیق نامہ سے حکم منع اقتدا و صلوۃ و مناکحت کا کب لکھا ہی اور کہان ان ہی
دلسی ایک بات بنا کر کہ مخالف کی کلام مین نہو اور سیر طول کلام کرنا کمال بیجا ہی اس سے بڑھکر
دیکھو کہ تنبیہ مین لکھا ہے آور ورق خطبہ درج کردہ اند کہ فتوی علماء چہار مذہب مکہ معظمہ درباب تکفیر ہی
فرقہ اسمعیلیہ و نجدیہ وہابیہ گردیدن شان جاری گشتہ و اخراج ایشان از مکہ بعمل آمدہ فقط اور
اسپر بڑا قصہ طولانی اخراج وغیرہ کا پیش کیا اور کچہ شرم نہ آئی کہ جس کتاب کا جواب لکھتا اوسپر
افترا اور کس شوخ چشمی سے کہ ورق کا بھی پتا لکہا ہے او سمین ذکر اخراج کا مکہ سے اور اس فتوی کا بہر سارا
مقدمی لکھی اور اوسکو موقوف علیہ ٹھہرایا جوابونکا چونکہ اون جوابون سے اصلاح نعم اخص الخصائص کا نہین ہوتی
اور لانا ان مقدمات کا بھی لغو اونکی بیا نہین جو نادانیان ہین اونکا ذکر کرنا کچہ ضرور نہین اونکو بھی جانی
اونکا جوابونکی رو سے کہین جا و لکا پہلی مقولہ پر مولائی نجدیہ کے جو جماعت نے اعتراض کیا تھا خلاصہ
جواب کا یہہ کہ آیہ کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین مراد مطلق شرک ہی کہ شامل ہی شرک
حقیقی کو کہ کفر ہی اور شرک غیر حقیقی کو کہ کبائر ہین اور یہہ دونون مغفور فقط دیکھی کہ اغیر
جماعت کا یعنے یہہ بات مخالف ہی اہلسنت کی مذہب کے کہ سوائی کفر کی ساری گناہ قابل
کی ہین فقط اس ادعا کی باطل سے کہ مفہوم آیہ کریمہ کا شرک مطلق ہے مرتفع نہین ہوتا بلکہ تصریح ہی
منشا خطا مولائی نجدیہ کے عامہ کتب تفسیر و عقائد اہلسنت مین لکھا ہے کہ مراد شرک سے آیہ کریمہ مین
کفر ہی اور رد کرتے ہین اہل سنت اس آیہ کریمہ سے مذہب معتزلہ کا کہ منکر ہین عفو کبائر کی
بین الایۃ انما سیقت لبیان التفرقۃ بین الکفر وسائر الذنوب مدارک و احمدی تفاسیر مین موجود
اور کتب عقائد مین تصریح ہے مذکور کاش تکمیل الایمان کو یہہ شخص دیکھتا اور سمجہتا

عقاید و شرح مواقف وغیرہ کا تو سمجھنا دور ہی کہ اون کتب کی عبارت بھی ظاہر ہی ہو رہی سب جاتی دو
مولوی اسحق کو ادر باب تجدید کے جو تحت ماتہ المسایل کے جواب سوال اول میں الکبایر وفی
الحاشیۃ الخیالیۃ علی شرح العقاید قولہ تعالی واللہ لا یغفر ان یشرک بہ ای یکفر بہ وانما عبر
الکفر بالشرک لان کفار العرب کانوا مشرکین انتہی وفی حاشیۃ ملا عصمت اللہ المراد من الشرک
ہہنا مطلق الکفر اور قصہ شان نزول کا معالم سے نقل کرنا کہ اصلا ما بعد مولوی اسمعیل
کی اوس سے ظاہر نہیں ہے ایسی شان سخاوت کو ظاہر کرتا ہی اوسکے ذکر سے کیا فایدہ نقل کرنا چاہیے
تہا معتمد یہ ہے کہ آیۂ کریمہ میں اہل سنت کی نزدیک شرک سے مراد عام ہی کفر و کبایر کو نہ اسکی
نہ بیان مصر کہ کے بغایدہ ہے وہ جو کہتے ہیں کہ آیۂ کریمہ لائی گئی مگر واسطے فرق کے کفر و غیر کفر
میں وہ بہی قصہ شان نزول کا بیان کرتی ہیں اور شرح مواقف کی عبارتیں کہ یعفو عن بعض
الکبایر و یعذب ببعضہا لفظ سے نہو کا لکہا یا سبب اوسکا کمال سخاوت ہے اوسی مقام میں
دلیل مختار جمہور کے لکہی ہی الثانی الایات الدالۃ علیہ ای علی عفو الکبیرۃ قبل التوبۃ نحو
قولہ تعالی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء لان ما عدا الشرک داخل فیہ ولا یمکن التقیید بالتوبۃ لان
الکفر مغفور معہا فیلزم تساوی ما نفی عنہ الغفران وما اثبت لہ وذلک مما لا یلیق بکلام عاقل
فضلا عن کلام اللہ وقولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا فانہ عام للکل فلا یخرج عنہ الا ما اجمع
علیہ دیکہی اس کلام سے صاف ظاہر ہی جو جانتے کی عبارۃ مولوی نجدیہ ہیں اور باطل ہوتا بر
ادعای اس اسمعیل کا ایک لفظ مشتبہ سے بسبب کج فہمی کی حجت پکڑنا اور تصریح بر عبارت سے
اغماض کام اہل حیا کا نہیں ہے یعفو بعض کبائر اور عذاب بعض کبائر پر باعتبار جمہور متکلمین کے
ہی نہ باعتبار اقسام کبائر کی کہ اس تقدیر پر دلیل اوس مذہب کے درست نہیں ہو سکے کا شخص

یہہ شخص تفسیر عزیزی کی عبارت کا مطلب سمجھتا کہ یہی مذہب صحیح کہ صحابہ و تابعین آن را مشروحاً
بیان فرمودہ اند و اہل سنت و جماعت آن را اختیار نمودہ انست کہ مرتکب کبیرہ قابل عفو ست اگرچہ بلا توبہ
بمیرد الی ان قال و نیز معلوم نیست کہ کدام یک از اصحاب کبائر معذب خواہد شد و کدام یک را عفو مطلق خواہد
فرمود ازینجہت امید و بیم ہر دو می مانیم و درین باب آیات قرآنی مانند ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر
آن صریح نص اند و درین مذہب پہر عبارت تفسیر عزیزی کی مراد ٹہرائی کہ بشر مریسی نے باوجود التزام مذہب اعتزال
کی کہ اوسمیں عقوبت مرتکب کبیرہ کو خلود و دوام غیر منقطع لکہا ہی کیا راہ سفاہت و بیوقوفی کی
اختیار کی کہ گناہ کبیرہ پر عقوبت بعذاب منقطع تجویز کی خلاف قواعد اصول اپنی مذہب کے اختیار کیا
کیا اوسکی جہالت و نادانی ہی فقط قطع نظر اس سے کہ کوئی اسکو مراد اوس کلام کے نہیں کہہ سکتا
اتنا نہ سمجہا کہ بر تقدیر یہ مذہب بشر مریسی کا ہی اور اوسکے مشابہت بیان مولوی کی جلد یہ سی ظاہر
بشر مریسی کی بیوقوفی کو کہ اوس مذہب کو اختیار کرنی میں ہوئی ہو کیا دخل ہے نفی مشابہت مذہب مولوی
اسمعیل میں اوس مذہب سے پہر لکہا کہ اگر معنی عبارت کی حسب مراد جماعت مسلم ہوں اور مشابہت مولوی
اسمعیل کے مذہب فرقہ معتزلہ سے تسلیم کیجاوی جواب اوسکا یہہ ہے کہ لزوم مذہب و التزام مذہب میں فرق ہی اور
مشابہت مذکورہ سے لزوم ثابت ہوتا ہی نہ التزام فقط دیکہی یہہ کیا بیہودہ بات ہے اعتراض جماعت کا خود
نقل کیا کہ یہہ بات مخالف اہل سنت کے مذہب سے اور ملتی ہوئی ہی معتزلہ کی ایک فرقہ گمراہ سے اسکی جواب میں فرق
لزوم و التزام کو کیا دخل یہاں چرالیا مقدمہ پنجم کا اور وہاں چرالیا شرح مواقف کا اور مطلب شرح
مواقف کا مطلق نہیں سمجہا نہ معنی لزوم و التزام کے لزوم کے معنی یہہ ہیں کہ ایک شخص نے ایک بات کہی اور اوس بات
سی لازم ہوا ایک اور امر کہ وہ امر کفری یا رفض و خروج و اعتزال ہی اور یہہ امر اوس شخص کا مذہب نہیں ہے
کہ اوسنی یہہ امر نہیں کہا اور اسکا التزام نہیں کیا بلکہ اوسکے کہی ہوئی بات سے لازم ہوتا ہی اور وہ اسی نہیں جانتا

یہ لزوم ہی کفر و رفض و خروج و اعتزال کا اوس بات کی کہنی سی کہ کفر نہین اور اگر وہی امر کہا تو کفر ہی اور رفض و خروج و اعتزال مذہب ہوتا ایک امر کا اور التزام اوس امر کا اور کہنا اوس امر کا ایک ہی چیز قابل سہا تہہ اوس قول کے کہ کفر ہی کافر ہی اور ساتہہ اوس قول کے کہ رفض سے رافضی ہی اور ساتہہ اوس قول کی کہ خروج سے خارجی اور ساتہہ اوس قول کے کہ اعتزال ہی معتزلی ہی نہ یہ کہ با وجود قابل ہونیکی اوس قول کہ جب تک التزام صحن نکری کافر خارجی نہو جو کبھی قیاس مذہب نہوے کے جیسے کافر کہتی ہین بیشک اوسکو کافر کہین گے جو سب کری تشنیع کی جیسے رافضی کرتی ہین بیشک اوسی رافضی کہین گے نہ یہ کہ جب تک التزام مذہب کفر مذہب رفض نکری اور ایکو کافر و رافضی اور خارجی و معتزلے نکہی کافر و رافضی وغیرہ نکہین گے تمام مسایل ما بہ الامتیاز کا یہی حال ہے جن امور سے کہ امتیاز ہی وہ امور موجب ہین احکام ممتازہ کی قطعا خدا جانے پہر سعبا التزام کس چیز کو سمجہتے ہین کاش ما بہ المسایل ہی کو دیکہین اور سمجہین کہ اوسمین لکہا ہی منکر ا ولی مطلق عموما از جملہ معتزلہ و مبتدع است زیرا کہ بر خلاف عقیدہ اہل سنت است اب عبارت شرح مواقف کی نقل کے جاتی ہین کہ جہل اس سادہ لوح کا کہل جاوی وجوہ تکفیر معتزلہ مین نقل کیا انکار اونکا ایجاد فعل عبید سے اور دلیل کری کہ اجماع تضرع و ابتہال بر اللہ تعالے کی طرف ایمان کی دینی اور کفر سے بچانے مین اور حب ایمان و کفر فعل عبید سے ہوی اس ابتہال مین کیا فایدہ اوسکی جواب میں لکہا ثم ان سلمنا ان خرق الاجماع الذی ذکرتموہ کفر قلنا ذلک لیس مذہبہم بل جاء انہ لزوم من مذہبہم الکفر ولا یعلم بہ ثم قلتم انہ کافر پہر نقل کیا وجوہ تکفیر معتزلہ مین معدوم کو اونکا شئی کہنا کہ اس تقدیر پر ممکنات فاعل کی طرف مستند ہونگی اوسکا جواب لکہا قلنا ما ذکرتم الزام الکفر علیہم بما ذہبوا الیہ والالزام غیر الالتزام والالزوم غیر القول بہ لزوم و التزام کے معنی تو سمجہاے اب ہی فکر نکی کہ شرح مواقف مین لزوم کفر کو یہی لکہا کہ کفر نہین نہ یہ کہ حق اور اچہا ہی پہر اس بنا پر جو لزوم مذ

باطل اپنے مولانا کے واسطے گوارا کیا کیا خیرخواہی ہے پھر نقل کے عبارت تفسیر عزیزی کی اس دعوی سے کہ مشعر ہو
قول جماعت معترضین کے اور مخالف مذہب جماعت معترضین کے اور موافق قول مجیبین کی اور موافق مذہب مولوی اسمعیل
کے ہی فقط دیکھو وہ بیہودہ توفیقیں کیسی کامل اس بیان میں ہیں ایک مخالف ہونا مذہب جماعت معترضین کے جماعة
معترضین نے اعتراض کیا مخالفت کا مذہب اہلسنت سے کہ سوای کفر کے سارے گناہ قابل بخشنے کی ہیں اور
کا معتزلہ کی ایک فرقہ گمراہ ہے اور اسی ثابت کیا اونکا مذہب کیا سمجھا اور کس لفظ سے دریافت کیا کہ اونکے
مخالفت کا دعوی کیا تفسیر عزیزی سے اور تحفہ اثناعشریہ میں یہ نہیں لکھا ہے کہ المعترض لا مذہب له دوسرے ا[illegible]
قول کو اور تفسیر عزیزی کو موافق سمجھا مولوی اسمعیل کے مذہب سے یہ شخص شرک غیر حقیقی کو کہتا ہے کہ
کفر نہیں اور عبارت تفسیر عزیزی کو دلیل تقسیم کی کہتا ہے مولوی اسمعیل کے مذہب میں سب کفر ہیں تعویذ الا بجان
میں لکھا ہے اور یہہ معلوم ہوا کہ غیر خدا کی وقت کی کافر ہی الخ اور عشیرے میں دیکھئے کہ تفسیر عزیزی کی عبارت میں سے
وہ جملے کہ صریح مخالف معلوم ہوے اونکی ورکو مکار نام تخصیص رکھا ایک اونمین سے یہ ہے وازانجملہ آنکہ [illegible] نیکه در دفع
بلاہا دیگران را میخوانند و همچنین در تحصیل منافع به دیگران رجوع می نمایند بالاستقلال نه آنکه توسل بان دیگران
نمایند الغرض اس کو ترک سے مخالفت مولوی اسمعیل کے تفسیر عزیزی سے اور جہل اس شخص کے اور نیز ہی
خوب ظاہر ہے سب خرافات کی تفصیل تضییع اوقات ہے دوسرے منقولہ پیر مولانا نجدیہ کے جماعت نے جو اعتراض
کیا تہا اوسکی جواب میں ایک افسانہ مطلب سے محض بیگانہ تشبیہ حقیقی اور غیر حقیقی کا مجنونانہ پیش کر کر اپنی
کمال جہلی کو خوب ظاہر کیا اعتراض یہہ نہیں ہے کہ اللہ تعالی کو تشبیہ دی اور تشبیہ سے یہ قباحت لازم ہوئی
بلکہ اعتراض اس لفظ پر ہے کہ اللہ تعالی کو کہا کہ [illegible] کو نسبت کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکی سزا دیگا اور جیسا مذکور
کہ یہ بات مخالف ہے مذہب اہلسنت کی اللہ کو کسی نے کوئی منع نہ [illegible] اور ہر کچھ واجب الخ اور وجوب کا مولانا نجدیہ
کی اوس لفظ پر کہ اللہ تعالی کو کہا نہ تشبیہ پر اور صاحب تحفہ نے مذہب معتزلہ و شیعہ کا نقل کیا اور اوسکو رد کیا

مراد ہو صاحب تحفہ کا نفی تشبیہ حقیقی سے امتناع مجازی سے تحت میں سمعی و مجیل ہی مطلب کلام اور الفاظ
واقعہ اطراف و جوانب بیان مین تمیز نکرنا اور کاغذ کو سیاہ کرنا سوائی اپنی رسوائی کی کچہہ نہین ہی غیر
منقولہ پر مولوی مجدد کے جماعت نے اعتراض کیا اوسکی جواب مین لکہا کہ اونکی مولانی شروع کلام فصل
اول مین آیہ قرآنی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کو ذکر کیا ہی اور یہ دلیل سمعی ہی الخ افسوس کہ ایک
بات بہی سمجہکر نہین لکہتا لانا آیت کریمہ کا شروع فصل مین مستلزم اسکا نہین کہ اوسکی نزدیک عقلا ممتنع
ہو عدم جواز سمعا مستلزم امتناع عقلی نہین ہے معتزلہ بہی اس آیت کو دلیل سمعی عدم جواز کی کہتی ہین
عدم جواز بدلیل سمعی متفق علیہ ہے اختلاف جواز و امتناع عقلی مین ہے آیت کا مذکور ہونا شروع کلام
فصل اول مین دلیل اسکی نہین کہ اوس کتاب مین جو کلام صاف دلالت کرتا ہو امتناع عقلی پر وہ دلالت
باطل ہو جاوے جس کلام پر جماعت نے اعتراض کیا کہ معتزلہ کی طور پر ہے اور شرح عقاید وغیرہ سی اوسے ثابت
کر دیا اوسمین اس شخص کو کلام نہین کرتا ہی کہ نکتہ ممتنع الوقوع ہی یہہ نہین سمجہتا کہ اگر یون ہو جیسا سمجہا
اوسکا معتزلہ کیطور پر جیسا تہا ویسا ہی قایم مذکور ہونا دلیل سمعی کا شروع فصلمین اس کلام کو
معتزلہ کی طور پر ہونے سے نہین نکالتا معتزلہ کب منکر ہین دلیل سمعی کی جو نہی منقولہ پر مولوی مجدد
کی جماعت نے اعتراض کیا اوسکی جواب مین لکہا کہ بیشبہ کرنا عبارت حلال جانے سی ہو دوام
عبارت اصرار معصیت سی اور یہہ دو نو کفر مین اور شرح عقاید کی عبارت سند لایا ہمیشہ کرنیکو
کہنا کہ عبارت ہے حلال جاننے سے بہو موقوف ہی نہ لغت مین ہے عرف مین اور جیدبانی نقل شرح عقاید
مین جو کہ اوپر اوسکا حال گذرا یہہ دعوی کیا کہ کلام مولا کا مستلزم تحقیق تو یہ شرعی اصطلاح کی
نہین ہے اور سند لایا شرح مواقف ہے حال اوسکا یہہ ہے کہ اوسی عبارت کی بعد مذکور ہی وہ کہ باطل
کرتا ہی اس ادعا کو کہ قید ہو مدام عدم عود واسطی زیادتی تقریر کے ہے احترازی نہین ہے عبارت ہے

فقولنا الندم لما سبق فی من الحدیث الی الاقال وقولنا مع عزم ان لا یعود الیہا زیادة تقریر و ذکر
اولا و ذلک لان النادم عن الامر لا یکون الا کذلک ولذلک ورد فی الحدیث الندم توبہ واعترض علیہ
بان النادم علی فعل فی الماضی قد یریدہ فی الحال والاستقبال فہذا القید احتراز عنہ وما ورد فی الحدیث محمول
علی الندم الکامل وہو الذی یکون مع العزم علی عدم العود وزاد بان الندم علی المعصیة من حیث معصیة یستلزم العزم ذالک کما لا یخفی
دیکھی کیا جیسی ہی ایک دعوی کرنا اور اوسکی دلیل میں ذکر کرنا ایک کتاب کی عبارت کا کہ اوسی
کتاب کی اوسی مقام سی وہ دعوی مردود ہو پانچوین مقولہ پر مولانا نجدیہ کی جماعت نے اعتراض
کیا اوسکی جواب میں وہی افسانہ بیگانہ تشبیہ و مجاز کا پیش کیا اور نسمجہا کہ مواخذہ باعتبار
تشبیہ کی نہیں ہے مولانا نجدیہ بعد تفصیل کے کہتے ہی سو اللہ جناب میں اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے
اور جس معنی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں ذکر ہی سو اوسکی یہی معنی ہین فقط پہر وہ جو جماعت
نی ایراد کیا کہ کبیرہ کی عفو سی بعد توبہ کے بہی انکار کیا اوسکی جواب میں بعد حوالگی اپنی بیان پر لکہا کہ کوئی
امت سی قایل اوسکا نہیں الخ دیکھی کیا بیہودہ ہے مولانا نجدیہ کی کلام پر اعتراض کہ اوس سی وہ مطلب ظاہر ہی اوسکی
جواب میں کہنا کہ کوئی امتی قایل اوسکا نہیں ہی کیا مفید ہی تو اعتراض سمجھی کہ کوئی قایل نہیں ہین اور مولانا نجدیہ قایل ہوا ہے
مقولہ ہفتم کی توجیہ میں ایک تقریر لکہی ہے حاصل اوسکا یہ کہ مولانا نجدیہ کا کلام باعتبار ملاحظہ وعدہ و وعیدات
کی ہی دیکہیی کہ اسکو جواب میں لانا کیا بیہودہ ہی معترض نی تو ثابت کیا کہ معتزلہ جو قایل ہین وجوب کی ان باتون میں مخالف
اہلسنت کی ایک دلیل یہ لاتی ہین کہ اگر درگذر کری اور سزا نہ دی تو وعید میں خلف اور خبر دینے میں جہوٹ لازم آوی
قایل نی وہی طریقہ اختیار کیا فقط اعتبار و ملاحظہ وعدہ و وعیدات اسیا ہی معتزلہ میں موجود ہی اس لفظ کو جواب
اعتراض کا سمجہنا کمال بیہودگی ہی اعتراض سی اعتبار سی اور شرح میں جو لکہا گویا تسلیم ہی اعتراض کے اور لغویت
جواب کی بلکہ اعتقاد سی خوب ظاہر ہی اسمثال میں کلام کرنا ضرور نہین چہٹی مقولہ پر مولانا نجدیہ کی جماعت نی اعتراض

کیا اوسکی جواب میں بعض حوالہ افادۂ سدرہ کے اکتفا کیا ہے کہ علت دو قسم ہے حقیقیہ اور جعلیہ معتزلہ قایل ہیں علت حقیقیہ کے
اہلسنت قایل ہیں علت جعلیہ کے اور عبارت تحفہ کی نقل کی کہ اوسمیں معلل ہونا افعال خدا کا ساتھ مصالح عباد کے نہ ثابت ہوگا بہر
نسمجھا کہ مولانا اوسکا لکھتا کہ کوئی سبب نکوئی بن سکتا ہے کر سکتے کو سبب جانے اور اوسکو کیا علاقہ مصالح عباد سے
ساتوین منقولہ پر مولوی نجدیہ کے اعتراض کیا جاتا ہے اوسکی جواب میں لکھا کہ صراط المستقیم کی عبارت سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی مثنا دینا
اوسکی لا لکھا ہی پیر کو آنحضرت صلعم سے خاص صفت امی ہونی میں کہ عبارت اوس سے یہ بھی کسیطرح بلکہ نوشت و خواند کا ذکر بھی
ہرگز نہیں سمجھی جاتی مراد مولانا کی اس کلام سے یہ ہے کہ بہت امور شدہ کی آنحضرت صلعم سے علم الکتاب و تعلیم و تعلم علوم رسمیہ معقول
و منقول و فنون متعارفہ فروع و اصول ہیں جیسا کہ لفظ علوم رسمیہ لفظ زادہ و افہمیدان کلام کہ مولانا کی عبارت میں ہے
اسپر صریح دلالت کرتا ہی فقط دیکھنی کہ خود معنی امی کی کہی کہ بلکہ نوشت و خواند کا ذکر بھی اور اوسکی انکار کیطرف سے بھی کیا
بغیر خبر کی کہ بیان مراد میں مصنفی رسالہ تحریر و تقریر سے کہ صاف اوسمیں تھا چھوڑ دیا کہ اوس لفظ سے مراد امی ہونی میں اور اسکی معنی بیان
کی ہوگئی کہ موافق اظہار تھی جو لفظ کہ محل مراد خفا ہو اوسکی چھوڑ دو کہ مرادہ ہی میں اسیطرح نقل کلام مولا میں کہ لکھا ہے کہ تمرادہ
مولانا ماتن کلام کہ ازبسکہ نقش عالی حضرت البشان الخ لفظ دربرو فطرت لفظ بنا بر علیہ کو چھوڑ دیا اور جو لکھا کہ پیرو ان
آدمیونکو معلوم ہے کہ سید صاحب کو بلا اکتساب لکھنے خطوط کا اور پڑھنی قرآن کتب احادیث فقہ ضرور یا حسبا کا تعلیم و تعلم بل سی
حاصل ہوا تھا گمان امیت یعنی ناخواندہ و ناکہ ہونیکا ایسی شخص کی حقیقت میں بہیں ہے السلطان کیونکر راست اوسی فقط سخن
بشیر می ہیں تو بھی اول تو بہت دیکھنی والے موجود دوسری کلام صراط المستقیم کی عبارت پر اگر سید صاحب واقع حسب
ایسی تو کذب مولوی اسمعیل کا لازم ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ لوح تحریر و تقریر سے مصطفی رہی تھی اور اعتراض جو عبارت صراط
المستقیم پر ہوتا ہے وہ احال پر قایم رہا یہ لکھا کہ تشبیہ غیر انبیا کی انبیا علیہم السلام سے مطلق ممنوع نہیں ہے مولانا کی یہ تشبیہ درجی
قسم کے تشبیہات صحیح حدیثوں میں بہت وارد ہیں علماء امت کا مانند انبیاء بنی اسرائیل وغیر ذلک اور ظاہر ہے کہ تشبیہ علماء
بنی اسرائیل سے محض واسطے اظہار کی تعظیم کے ہے اگر باعث اوسکی بے ادبی کی تحقیر انبیا کی ہو تو احادیث صحیحہ میں کیونکر وارد

کی اخر البنیانات یا دیکہی جو لفظ مدار مواخذہ ہی اون سی صاف اغماض اور تطویل لاطایل سی کاغذ کو سیاہ کرنا اس سے زیادہ ہو گا
لیا ہو کے محمل کلام یہہ ہے کہ انکو اونکی بڑائی کی واسطے تشبیہ دینا رسول علیہ السلام سے اون باتوں مین کہ آنحضرت صلعم دنیا مین جانے سے بہت
بہری ہے پہر عبارت صراط المستقیم کی جو نقل کی ناظرین با انصاف بغور تامل ملاحظہ فرماکر کہ بیان مجیبہ پر ہیں بہت انصاف کرین
اور کہا ہے ۵ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد؛ اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ وہ شخص تحریر و تقریر سیں نہ اونکو ا تہا
اور بیان السیا ناقص کہ علوم رسمیہ کے معتاد و نکو اوسکا مطلب دریافت کرنا بہت مشکل تہا مولانا نجدی نے تقدیم و تاخیر
و تمہید و تمثیل و تطبیق سے درست کیا اور اوسکی نزدیک وہ شخص اسیر قادر تہا ملکہ قاصر تہا اور ملکۂ الکتابی ایسا کہ مجیب نے دعوی
کیا حاصل نتہا کیونکہ تہوڑا سا ملکۂ الکتابی بہی جسکو وہ ان مطالب کو بیان کر سکتا ہی اور لوگ اوسکی بیان کو سمجہ
سکتے یعنی تمام مطالب کتاب کی بکہنے کوئی بات ایسی نہین ہے کہ جسکے ملکۂ الکتابی کی نیا سے ان اوقات معتاد ہین علوم رسمیہ مین
آٹہوین منقولہ پر مولانا نجدی یہ کے جماعت نے اعتراض کیا اوسکی جواب مین لکہا کہ کلام و مکالمہ دو قسم ہی وہ خاص حقیقی جو
مخصوص حضرات انبیا کیواسطے اور بکا ادعا ممنوع و مصنوع شرعی ہی دوسرا مجازی ہی اور کلام اولیا کو اسی پر حمل کیا جاتا ہے
اور بعض کلمات اولیاء کرام کی مختل محمل ذکر کرکے بڑی زبان درازی کی الغرض بجز اس بیان سے خیال دفع اعتراض
اور معترضین کو تکلیف تاویل بڑی حماقت ہی صراط المستقیم مین صاف لکہا ہی وگا ہی کلام حقیقی سے مشرف ہوا اگر کسی محمد
رسول اللہ کو خاتم النبیین جانا ہو تو اسمعیلیت سے توبہ کرے اور اگر سری اسمعیل پیر ہو تو انکے سنت سیاہ نوین منقولہ پر
مولانا نجدی یہ کے جماعت نے اعتراض کیا اوسکی جواب مین لکہا کہ باتفاق اہلسنت عصمت حقیقی و محافظت کلی علی الوجہ
الاتم خاصہ انبیا کا ہی کوئی بشر سوا انبیا کی اس معنی کر معصوم نہین ہی سوای انبیا کی ہر کسی سی صدور خطا
و گناہ ممکن ہی غایت یہ کہ خطاء اجتہادی ہو اہلسنت و شیعہ کا جہگڑا عصمت مین اسی معنے کر ہی اہلسنت خاص انبیا
سے سمجہو اوسکو شرائط امامت سے جانتی ہین اور عصمت اضافی بمعنی محافظت فی الجملہ کی بعض اولیا کو ممکن الغیر ہے
در مراد مولانا کی بہی فقط اس کلام کے بیہودہ گمان و کہنی مولانا اوسکا صاف کہتا ہی کہ لا بد اوسکو تبع محافظت کی

۵ [illegible]

مثل محافظت انبیا کی کہ جس سے معنے عصمت کے فائز کرتی ہین اور اوسکی لفظ لابد کا بھی موجود ہے پھر اس تطویل سے کیا
حاصل سوای اظہار حمق کے دسوین مقولہ پر مولای نجدیہ کی جماعت نے اعتراض کیا اوسکی جوابین کہین تقسیم الہام
وعلم لدنی کا کہین ذکر اقسام وحی کا کہین معنی تصدیق وحی کا وغیرہ ذلک لکھکر اخیر مین کہا کہ لفظ عصمت اضافی
ولفظ تشبیہی ہی کہ مولا کی کلام مین ہی دعوی نبوت کا اور انکار ختم رسالت کا سمجھنا سوای شعبدہ بازیگر
کی کیا ہی انتہی ملخصاً دیکھیے کہ لفظ عصمت اضافی کی موجود ہونیکا ادعا کلام مولا مین کیا افترا ہی اور اضافے
کی قید نہونیکی تقدیر پر تمہاری نزدیک بھی دعوی نبوت برملا ہی اور یہ امر تمہاری اس قید کی بڑھانے سے
کھلا ہوا اگرچہ قلم سے لکھدیا مگر ہونی نہونی کا ماجرا تمہاری دلپر ہویدا ہی اور تمہاری جواب کی
دیکھنے والون پر آشکارا ہی کہ تم نے بھی تمہاری مولا کا مدعی نبوت ہونا ظاہر ہو گیا مگر زبان سے لفظ کرو
بر الٹی مین کچھ مرجا ہی یہ سب جانے دو مگر اعتراض کے عبارت کو دیکھو اور سمجھو وہ یہ ہی کہ جب کلیات
شریعت وحکم احکام ملت ایک معصوم کو بیواسطہ نبی کی الک لی کی وحی سے حاصل ہوتے نبوت مین کیا
باقی رہا الخ تمہاری تمام بیان پریشان مین ہی پہچانے کہ کلیات شریعت وحکم واحکام ملت اکیطرح کر
وحی سے بیواسطہ نبی کی کہ کسے معصوم کو حاصل ہونا ثابت ہے جب یہ ہوا تو دافع انکار ختم نبوت
یعنی تمہاری مولا کی پیش نہ سے نجتنا اور کسے لفظ پر تعرض بیفایدہ کرنیسے سوا اسکی کہ تم خود
رسوا ہوئی کیا حاصل ہو التعصب سے توبہ کرو اور راہ راست پر آجاو اور فصل الخطاب کسیسی سمجھکر
پڑھو تاکہ اپنی اس حرکت نشتر سے آگاہ ہو جاو کاش تم اپنی اجل الاساتذہ استاد العصر
صدر الاماثل فخر الافاضل جناب مولوی مفتی محمد صدر الدینخان صاحب کی ارشاد وتربیت کی تابع رہتے
اور اونکی زجر سے منزجر ہوجاتی تو ایسی رسوای خلق نہوتی بہرحال جو ہوا سو ہوا اب بھی ان
کہ ملا زماجناب سعدالیہ سے اس بحث کی تحقیق کرلو فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون والسلام علی من اتبع الہدی